# مولانا پروفیسر تقویم الحق کاکا خیلؒ کا انتقال

گذشتہ مہینہ ملک وملت کیلئے انتہائی غم اور حزن کا باعث ہوا۔ اس میں ہم سے بڑی بڑی علمی اور ادبی شخصیات ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئیں۔ ان میں سر فہرست ملک کے نامور علمی اور ادبی شخصیت، محقق اور نقاد، فاضل دار العلوم دیوبند جناب مولانا پروفیسر تقویم الحق صاحبؒ کی تھی۔ آپکی شخصیت کے متعدد پہلو تھے۔ زندگی بھر درس وتدریس اور علمی، تحقیقی مشاغل میں مصروف رہے۔ دار العلوم دیوبند سے قبل از قیام پاکستان آپ نے امتیازی نمبروں کے ساتھ سند فراغت حاصل کی۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے خصوصی اور قریبی شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپکی قابلیت، ذہانت، فطانت اور نکتہ آفرینی اور بذلہ سنجی مشہور تھی۔ دار العلوم دیوبند میں زمانہ طالب علمی میں حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی اور حضرت مولانا حامد میاںؒ اور دیگر صاحبزادگان کے ساتھ تمام درجوں میں امتحانات میں ہمیشہ آپ کا مقابلہ رہتا۔ اور اکثر امتیازی نمبروں سے امتحانات میں کامیاب ہوتے۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ سے دار العلوم دیوبند میں ہی کتابیں پڑھیں۔ پھر وطن واپسی کے بعد پشاور یونیورسٹی سے ایم پشتو اور ایم اے اسلامیات کیا۔ اس کے بعد ہمیشہ کیلئے اسی یونیورسٹی کے ہوگئے۔ طبیعت میں جدت اور پروگریسیو پن بھی اچھا خاصا تھا۔ اسی لیے دینی مدارس میں نہ ٹھہر سکے۔ لیکن پشاور یونیورسٹی میں علم وادب اور خصوصاً اسلامیات کیلئے بہت کچھ کر گئے۔ ماہنامہ الحق کے بالکل ابتدائی شماروں سے آپ نے لکھنا شروع کیا۔ اور علمی، تحقیق موضوعات پر بے شمار مقالات لکھے۔ مرحومؒ کافی عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ پشاور میں آپ کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ میں بڑی تعداد میں علمی اور سرکاری شخصیات نے شرکت کی۔ بعد میں آپ کا جسد خاکی پشاور سے آپ کے آبائی گاؤں زیارت کاکا صاحبؒ لایا گیا۔ مرحومؒ کی تدفین کے موقع پر حضرت والد صاحب مدظلہ اور راقم نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مرحومؒ کی جدائی سے ملک اور خصوصاً صوبہ سرحد کی علمی اور ادبی شخصیات کی مجلس اپنے صدر نشین سے ہمیشہ کیلئے محروم ہوگئی۔ خداوند کریم مرحومؒ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## معروف صحافی جناب زیڈ۔اے سلہری اور ممتاز شاعر ضمیر جعفری کی جدائی

قیام پاکستان کے ممتاز کارکن اور ملک کے معروف ومشہور بزرگ صحافی اور معروف دانشور زیڈ اے سلہری بھیاس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ مرحومؒ کی ملک وقوم کیلئے بے پناہ خدمات ہیں۔ قیام پاکستان میں آپ نے بڑا مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ ہمیشہ اپنے قلم کی روشنی سے قوم کی رہنمائی کی۔ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں پر ہمیشہ کھل کر لکھا۔ گو کہ پکے مسلم لیگی تھے لیکن تعصب اور تنگ نظری سے کوسوں دور تھے۔ اس لیے آپ نے ہمیشہ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے جاری جدوجہد کی حمایت کی۔ خصوصاً شریعت بل اور دیگر اہم موقعوں پر آپ نے کھل کر حضرت والد صاحب مدظلہ کا ساتھ دیا۔ آپ نے دیانتدارانہ صحافت کی مثال قائم کی۔ عمر بھر انتہائی سادگی سے زندگی بسر کی۔ اگرچہ حکمران آپ کے آگے پیچھے رہتے لیکن کوئی مالی فائدہ آپ نے نہیں اُٹھایا۔ آپکی وفات بھی کرائے کے معمولی مکان میں ہوئی جس سے آپکی دیانتداری کا پتہ چلتا ہے۔ موجودہ زرخرید اور زرد صحافت کے علمبردار صحافیوں کیلئے آپکی شخصیت ایک نمونہ ہے۔ آپکی جدائی سے ملک اور صحافی برادری دونوں کو بڑا نقصان ہوا ہے۔

اس کے بعد ملک کے ممتاز و معروف شاعر اور مزاح نگار جناب ضمیر جعفری صاحبؒ بھی ہم کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طرف سدھر گئے۔ مرحومؒ ایک بلند پایہ اور منفرد و یکتا بین الاقوامی اہمیت کے حامل شاعر تھے۔ اور مزاحیہ شاعری میں بھی متانت اور سنجیدگی کا دامن نہیں چھوڑا۔ مزاحیہ شاعری میں اکبر الہ آبادی مرحومؒ کے بعد آپ ان کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ جعفری صاحب نے ہمیں ہمیشہ اپنی پربہار شاعری سے ہنسایا اور اچانک ہی سب کو اپنی جدائی پر رونے پر مجبور کر دیا۔ دیکھیے آج کس موقع پر اس مزاح نگار شاعر کے درد اور حزن میں ڈوبے ہوئے حقیقی اشعار یاد آرہے ہیں۔

درد میں لذت بہت اشکوں میں رعنائی بہت　　اے غم ہستی تری دنیا پسند آئی بہت
ڈھونڈتی پھرتی ہے اب دشت وبیاباں میں ہمیں　　زندگی ہم سے بچھڑ کر خود بھی پچھتائی بہت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆